ریحانہ آفتاب

آفٹر شاکس

ایسا لگتا ہے میں ہواؤں میں ہوں
آج اتنی خوشی ملی ہے

سمرن مہمانوں کے جانے کے بعد۔۔۔ پھیلاوا سمیٹ رہی تھی۔ جوتوں کی مٹی، ٹافیوں کے ریپر، پھولوں کی پتیاں جابہ جا پھیلی ہوئی تھیں۔ ہال کی کوئی بھی چیز ٹھکانے پہ نہیں تھی۔ ایسے میں سی ڈی پلیئر اب بھی بج رہا تھا مگر والیوم میں کمی آگئی تھی۔

دلہن بنی انوش ہر اینگل سے سیلفی لے کر لہک لہک کر گا رہی تھی۔ سمرن نے کشنز کو جگہ پہ رکھتے، مسکراتے ہوئے اس کے خوشی سے تمتماتے چہرے کو دیکھا۔ وہ اب بھی دلہن بنی سیلفی میں مگن تھی۔ اس نے کپڑے تبدیل کر لیے تھے۔ منہ بھی دھولیا تھا لیکن مٹے مٹے میک اپ کے اثرات اب بھی چہرے پہ موجود تھے۔ کیونکہ اسے ڈھنگ سے منہ دھونے کا ٹائم بھی نہیں ملا تھا کہ رحمت صاحب نے چائے کے لیے آواز لگادی تھی۔

پورا گھر اوندھا پڑا ہوا تھا۔ خالی دیگیں سامنے دھری ہوئی تھیں۔ کچن میں گندے برتنوں کا ڈھیر پڑا ہوا تھا۔ شاہدہ بیگم کے سر میں درد ہونے لگا تھا۔ وہ سر درد کی گولی لے کر لیٹ گئی تھیں۔ چائے بنا کر اس نے رحمت صاحب کو دی اور اب اس کا ارادہ پہلے گھر کی صفائی کا تھا۔ اس کے بعد وہ کچن کی طرف جاتی۔ رحمت صاحب نے آواز بھی لگائی تھی۔

"رہنے دو۔ صبح ماسی آکر کرلے گی سب۔"

مگر ماربل پہ کرکراہٹ محسوس کرکے اس کی طبیعت نے اسے رکنے نہ دیا۔ ساری رات گندے گھر اور کچن کا خیال اسے چین سے سونے بھی نہیں دیتا۔ تب ہی وہ جت گئی تھی۔

آج انوش کی منگنی کی تقریب گھر کے ہال میں ہوئی تھی۔ گو کہ کم لوگ ہی تھے۔ مگر پچیس تیس لوگوں کو بھی ہینڈل کرنا، کھانا لگانا، اٹھانا۔ ان کی آؤ بھگت پھر رسم، سب نے اسے گھن چکر بنادیا تھا۔ صبح سے کئی بار گھر کی صفائی ہوچکی تھی مگر مہمانوں کے جانے کے بعد یوں لگنے لگا جیسے گھمسان کا رن پڑا ہو۔ انوش تو گنگناتے ہوئے سیلفی میں مگن تھی اس نے اکیلے ہی ہاتھ چلانا شروع کردیا تھا۔

"میری دو تین تصویریں تو بنادو۔" انوش نے اپنا سیل فون اس کی طرف بڑھایا تو وہ جھاڑو رکھ کر اس کی تصویریں بنانے میں لگ گئی۔

"باقی تصویریں اوپر بنالو۔ اس کمرے کا ویو زیادہ اچھا ہے۔" سمرن نے سیل فون تھمانے کے ساتھ مشورہ بھی دیا۔

"گڈ آئیڈیا۔" انوش کے دل کو بھی بات لگی تو وہ اپنی میکسی سنبھال کر ٹک ٹک کرتی سیڑھیاں طے کرنے لگی۔ سمرن نے تیزی سے جھاڑو مار کر کچن کا رخ کیا۔

صبح ماسی آکر برتن دھودیتی۔ ایکسٹرا پیسے بھی اینٹھتی مگر رات بھر کاکروچ ان پہ مٹرگشت کریں یہ اسے گوارا نہیں تھا۔ تب ہی برتنوں سے الجھ گئی۔ جب فارغ ہوئی تو رحمت صاحب بھی کمرے میں جاچکے تھے۔ مین گیٹ کا لاک چیک کرکے وہ اپنے اور انوش کے مشترکہ کمرے میں آئی تو وہ فون کان سے لگائے سرگوشیوں میں مصروف نظر آئی۔

یہ روز کا معمول تھا۔ لیکن آج چونکہ شادی کی تاریخ بھی طے ہوگئی تھی۔ اس لیے ان کی گفتگو طویل بھی ہوسکتی تھی۔ اس کی پرائیویسی کا خیال کرکے سمرن نے سرہانے سے اپنی کتابیں اٹھائیں اور دوسرے کمرے میں آکر لیٹ گئی۔ اس کا ارادہ تھا دو منٹ کمر سیدھی کرکے پڑھے گی مگر لیٹتے ہی جانے کب آنکھ لگ گئی اسے خبر نہ ہوئی۔

☼ ☼ ☼

"کتنی خوب صورت جیولری ہے، دیکھو یہ جوتی اور یہ ڈریس۔" صبح اس کی آنکھ جلدی کھل گئی تھی۔ وہ اٹھ کر شاہدہ کی مدد کرنے لگی تھی۔ انوش دیر سے ہی اٹھی تھی۔ اٹھنے کے بعد اس نے سمرن سے لے کر ناشتا فرمایا تھا اور اس کے بعد سے وہ اپنی سسرال سے آئی چیزوں کا میلہ لگائے انہیں دیکھ دیکھ کر آنکھوں کو

ٹھنڈک پہنچانے کے بعد فیس بک پہ اپ لوڈ کرنے کے ساتھ دوستوں کو واٹس اپ بھی کر چکی تھی۔

"تمہاری چوڑیاں بھی آئی ہیں اور سوٹ بھی، دیکھو۔" انوش نے مہندی لگے ہاتھ سے نیچے موجود ڈبا کھینچ کر سمرن سے کہا۔

"بہت اچھا ہے۔" سمرن اک نظر ڈال کر چاول صاف کرنے لگی۔ جو شاہدہ نے اسے تھمادیا تھا کہ وہ پلاؤ بنا رہی تھیں۔

"اچھا کیوں نہیں ہو گا، خضر کی پسند ہے۔ اس نے ہم سب کی شاپنگ خود کی ہے۔ اس کی ماں بہنوں کو تمیز کہاں ہے فیشن کی۔ جل کے بیٹھی ہیں سب بہنیں، خصوصاً "ٹیمنی"۔ خضر سے لڑیں بھی سب کہ وہ میری پسند سے سب کچھ کر رہا ہے۔" انوش اونچی آواز میں کہہ رہی تھی۔ لاؤنج سے ملحق کچن میں موجود شاہدہ بھی ساری گفتگو سن رہی تھیں۔

"ابھی سے برائی لوگی تو جینا مشکل کردیں گی تمہارا۔ تم نے ان کے ساتھ ہی رہنا ہے، رخصت ہو کر۔" شاہدہ نے ناصحانہ انداز میں کہا۔

"اماں ٹھیک کہہ رہی ہیں، تم ذرا نرم پڑجاؤ۔ چیزوں کا کیا ہے۔ کسی کی بھی پسند کی ہوں، خضر کی ماں بہنوں کے بھی تو ارمان ہوں گے نا کہ وہ اپنی بہو، بھابھی کے لیے خود کچھ پسند کریں۔"

وہ دانائی سے سمجھا رہی تھی۔ مگر اس جیسی ہٹ دھرم نے کب کسی کی سنی تھی۔

"چھوڑو۔ بھاڑ میں جائیں وہ۔ خضر وہی کرے گا جو میں کہوں گی۔ اگر میں نے نہ کہا ہوتا تو منگنی میں یہ حسین جوڑا آتا میرے لیے۔ اس کی ماں بہن نے تو دو سال پرانا جوڑا پسند کیا تھا۔ وہ تو خضر نے مجھے سوٹ کی پک واٹس اپ کی تو میں نے وہ کلاس لی کہ اس نے جوڑا واپس کر کے میری پسند سے لیا۔" انوش سمرن کی بات کاٹ کر اپنی ہانکنے لگی۔

اس نے خاموشی میں ہی عافیت جانی۔ بھینس کے آگے بین بجانے والی بات تھی۔ جانے وہ کیوں ہر بار بین بجانے کھڑی ہو جاتی تھی۔

"چاول صاف ہو گئے؟" شاہدہ پوچھ رہی تھیں
"جی!" اس نے تھال تھمانے کے بجائے چاول پتیلے میں ڈال کر دھونے کے بعد بھگو دیے۔

"یہ وقت آگیا مگر ماسی کا نام و نشان نہیں لگتا آ[...] چھٹی مار لی ہے اس نے۔ سمرن ایسا کرو۔ جھاڑو کر لو۔ ظہر کا وقت ہونے والا ہے۔ پتا تھا ناکل ر[...] کر لی چھٹی کام چور نے کہ برتن دھونے پڑیں[...] شاہدہ اسے کام بتا کر ماسی کی شان میں قصیدہ گوئی کر[...] لگیں۔ سمرن نے شکر ادا کیا کہ رات ہی اس نے سمیٹ دیا تھا ورنہ ابھی تک ماسی کے انتظار میں پڑا ہوا ہوتا۔

وہ صفائی میں لگ گئی تھی کہ جمعہ کا دن تھا۔ نم[...] بھی تیاری کرنی تھی۔ انوش جوڑوں اور باقی چیزوں[...] تصویریں فیس بک پہ اپ لوڈ کر کے دوستوں کمنٹس پڑھ پڑھ کر خوش ہو کر جواب دینے مصروف ہو گئی تھی۔

☼ ☼ ☼

"خیر سے انوش کی تاریخ طے ہو گئی۔ چار ماہ اس کی شادی ہو جائے گی۔ اگر سمرن کی بھی کہیں بن جاتی تو دونوں بیٹیوں کو ایک ساتھ بیاہ دیتے رحمت یاسیت سے کہہ رہے تھے۔

"بات تو آپ کی بجا ہے لیکن نصیب میں ہی د[...] ہے تو کیا کریں۔ کتنی ہی رشتے کروانے والیوں کو [...] رکھا ہے میں نے۔ اللہ بہتر کرے گا۔" شاہدہ بھی [...]مند تھیں۔

"جانتا ہوں، اس کے لیے تو میں تمہیں الزام نہیں دے رہا۔ سوتیلی ماں ہونے کے باوجود تم نے انوش اور سمرن میں فرق نہیں کیا۔" رحمت انہیں سراہ رہے تھے۔ شاہدہ کا خون بڑھ گیا۔

ایک سالہ سمرن ماں کی وفات کے بعد تنہا رہ [...] تھی۔ رحمت صاحب نے سمرن کی خاطر شاہدہ [...] شادی کی۔ شاہدہ نے روایتی سوتیلی ماں کا سا سلوک [...] روا نہیں رکھا مگر کبھی کبھی وہ اس ذمہ داری سے جھ[...]

تھیں۔ وہ اس کی وجہ سے خود کو قیدی محسوس لیں۔ لیکن جب سال کے اندر ہی انوش بھی آ انھیں احساس ہو گیا کہ ماں کا کردار نبھانا آسان ماں بننا بہت مشکل۔ دونوں ہی ساتھ بڑی ہیں۔ دونوں کی عمروں میں ڈھائی سال کا فرق تھا مگر سے یہ فرق نظر نہیں آتا تھا۔ انوش اپنی فربہ سے بڑی لگتی تھی۔ جب کہ سوکھی سڑی سمرن سے چھوٹی۔

ہوش سنبھالنے کے بعد سے اس نے بڑی خوش سے گھر کے امور اپنے ذمے لے لیے تھے۔ ایسے شاہدہ کو اس کے ہونے سے بہت تقویت ملتی محبت تو انہیں سمرن سے بھی تھی مگر انوش اپنا تھی سو اس کی طرف جھکاؤ قدرتی بات تھی۔

سمرن نے گریجویشن کیا تو رحمت نے اپنے دوست کے بیٹے سے رشتہ طے کرنے کا عندیہ دیا۔ لڑکے والے باقاعدہ آئے بھی مگر ان کے رشتہ پکا کرنے سے پہلے ہی لڑکے کا ایکسیڈنٹ میں انتقال ہو گیا۔ سب کو دھچکا لگا تھا۔

"تم تو بڑی منحوس ہو یار' رشتہ طے بھی نہیں ہوا تھا اور بے چارا لڑکا ہی مر گیا۔" منہ پھٹ سی انوش نے سمرن سے کہا تو وہ کچھ بول ہی نہ سکی۔ انوش جتنی منہ پھٹ اور مطلب پرست تھی' سمرن اتنی ہی فیاض اور صابر تھی۔

دونوں کو خبر تھی کہ وہ سوتیلی بہنیں ہیں انوش کو تو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ اس کی ماں شاہدہ موجود تھیں۔ ہاں سمرن کو اک خلا کا احساس ضرور ہوتا تھا۔ مگر قدرت سے شکوہ اس کا وطیرہ نہیں تھا۔

سمرن کی بات چل رہی تھی تو انوش کو خوشی ہوئی کہ اب اس کی فائل اوپر آجائے گی مگر لڑکے کی حادثاتی موت نے اس کے ارمانوں پہ اوس گرا دی۔

اس کی سہیلی یمنیٰ کا بھائی خضر اس میں دلچسپی لیتا تھا۔ وہ بھی اسے پسند کرنے لگی تھی اور اب یہ پسندیدگی اور دلچسپی محبت کا روپ دھارنے لگی تھی۔ پہلے پہل تو یہ محبت ڈھکی چھپی رہی۔ بعد میں انوش نے شاہدہ کو بھی بتا دیا کہ خضر اپنے گھر والوں کو بھیجنا چاہتا ہے۔ اسے خبر ہے کہ رحمت، سمرن سے پہلے اس کا رشتہ قبول نہیں کریں گے سو بہتر ہے کہ جلد سے جلد سمرن کی بات کہیں طے کر دیں۔

"کیا رشتے' آسمان میں لٹکے ہوئے ہیں' اب وہ بے چارا مر گیا تو کیا کریں۔ بہرحال میں سمرن کو بھی کہہ دیتی ہوں تمہاری طرح سہیلی کا بھائی دیکھ لے۔" شاہدہ کو انوش کی بات بری لگی تھی۔ انہیں شاید انوش کا اعتراف محبت چبھا تھا تب ہی وہ جلی کٹی سنا گئیں۔

"مجھے نہیں پتا اماں' مجھے اس سال کے آخر میں منگنی کرنی ہے بس۔ میری ساری سہیلیاں اپنے منگیتر کے قصے سنا سنا کر مجھے احساس محرومی میں مبتلا کرتی ہیں۔" انوش ٹھنکی۔

"کون ہیں ایسی فضول سہیلیاں جو ایسی خرافات بھرتی ہیں تمہارے ذہن میں؟ تم سگی اولاد ہو' تمہاری تربیت' میں نے زیادہ جان مار کے کی مگر تم جانے کس راہ پر چل رہی ہو۔ سمرن کو ___ دیکھو ___ کبھی اس نے شکایت کا موقع نہیں دیا اور یہ خضر، تمہارے ابا کو کون بتائے گا کہ تم خضر سے محبت کرتی ہو اور وہ شادی کروا دیں گے۔" شاہدہ کو نئی فکر لگ گئی۔

"ہم نے پلان کیا ہے' خضر کی فیملی آئے گی تو آپ ابا کو یہ ہی کہیے گا انوش کی سہیلی ہے۔ اس کی فیملی نے خضر کے لیے انوش کو پسند کیا ہے۔ سمپل۔" وہ کل کی لڑکی شاہدہ کو پٹی پڑھا رہی تھی۔ وہ اسے گھورنے لگیں۔

پھر انوش کی سمرن سے جھڑپیں ہونے لگیں۔ کوئی رشتہ آگے نہیں دے رہا تھا اور اس کے چکر میں اسے بھی انتظار کرنا پڑ رہا تھا۔ وہ اکثر انوش کی جلی کٹی کی زد میں رہتی تھی۔ اس کے روز روز کے ڈراموں سے سمرن بھی کبھی جواب دے دیتی' کبھی چپ ہو جاتی۔

"اماں' آپ میری فکر نہ کریں۔ جس دن میرا نصیب کھلنا ہو گا اس دن کھل جائے گا ___ میرے انتظار میں آپ انوش کو نہ بٹھا کر رکھیں۔ آپ بلوا لیں خضر کے گھر والوں کو' ابا کو بھی منا لیں۔ کہہ دیں میں

نے کہا ہے۔" وہ انوش کی جلی کٹی سے اتنا عاجز آگئی کہ اک دن اس نے شاہدہ سے کہہ ہی دیا اور یوں شاہدہ نے رحمت صاحب کو مشکلوں سے منا ہی لیا۔

خضر کی بہن یمنیٰ یہ سنتے ہی انوش کو برا بھلا کہنے لگی کہ اس نے دوستی کی آڑ میں اس کے بھائی سے چکر چلایا۔ اور بہت کچھ.... انوش نے بھی اسے منہ بھر بھر کر باتیں سنائیں۔ پھر خضر کو رو رو کے اس کی بہن کی شکایت لگائی۔ دوستی تو ختم ہو گئی مگر خضر نے سب سنبھال لیا۔ یوں وہ لوگ جو پہلے ان کے گھر دوست کی حیثیت سے خوش ہو کر آ رہے تھے۔ رشتہ لے کر منہ بنا کر آئے۔

"بھاڑ میں جائیں وہ لوگ۔ مجھے ان سے کیا لینا دینا۔ مجھے خضر سے مطلب ہے۔ وہ تو میری سن رہا ہے نا!" شاہدہ کے سمجھانے پہ انوش نے ہٹ دھرمی سے انہیں بھی چپ کروا دیا۔

اسے خضر پہ بہت گھمنڈ تھا کہ وہ اس سے بہت محبت کرتا ہے' اس کی پسند ناپسند کا خیال رکھتا ہے۔ ہر چھوٹے بڑے موقع پہ تحفے بھجواتا تھا۔ چند ماہ رشتہ رہنے کے بعد سب کو شادی کی تاریخ کی پڑ گئی۔ جس میں سب سے بڑا ہاتھ انوش کا تھا۔ رشتہ طے ہونے کے بعد بھی رحمت صاحب کو امید تھی کہ سمرن کا بھی اچھا رشتہ آجائے گا۔ وہ دونوں بیٹیوں کی شادی ساتھ کر دیں گے مگر انتظار' انتظار ہی رہا۔

"جانے تم کیسا منحوس نصیب لکھوا کر لائی ہو۔ پیدا ہونے کے بعد ماں کو کھا گئیں۔ رشتے کی بات جس سے چلی اس لڑکے کو کھا گئیں اور اب بیٹھی میری خوشیوں کو کھا رہی ہو۔ تمہاری وجہ سے میری شادی کی تاریخ طے نہیں ہو رہی۔" انوش راشن پانی لے کر اس پہ چڑھ دوڑی۔ اور اس بار پھر اس نے شاہدہ کو رحمت صاحب کو منانے کا ٹاسک دے دیا۔ اور یوں رات منگنی کے ساتھ شادی کی تاریخ بھی طے ہو گئی۔ پھر تو جیسے انوش کے پیر زمین پہ نہیں ٹک رہے تھے۔

☼ ☼ ☼

شادی کی تیاری آخری مراحل میں تھی۔ جب ایک دن سمرن کا رشتہ آگیا۔ شاہدہ نے بھی سکھ کا سانس لیا کہ سمرن کا برا نہ چاہنے کے باوجود وہ بری بن رہی تھیں کہ سوتیلی ماں نے بڑی بیٹی کے بجائے اپنی بیٹی کی شادی طے کر دی۔

رشتہ مناسب تھا۔ سو طے کر دیا گیا۔ سمرن کب بولتی تھی' جواب بولتی۔ عام سے لوگ' عام سا گھر اور اس کی معمولی تنخواہ پہ کبھی اس نے کوئی اعتراض نہ کیا کیونکہ اس کے والدین کو منظور تھا۔

"اے بہن! تم کیسے اتنے کم میں گزارا کرو گی۔ اس سے پورا ٹبر ساتھ ہے۔ خضر کو دیکھ لو' پہلے چند ہزار کماتا تھا۔ مگر میرے نصیب سے اسے دوسری نوکری مل گئی۔ رینٹ کی کار بھی چلا رہا ہے۔ مل ملا کر چالیس پچاس ہزار ہو جاتے ہیں۔ یہ میرا دماغ تھا جو وہ اتنا زیادہ کمانے لگا۔" انوش اپنی کارگزاری بتا کر داد پانے کے ساتھ اسے نیچا دکھا گئی۔

"میرا نصیب بھی دیکھ لیں گے۔" اس نے مسکرا کر بات آئی گئی کرنا چاہی۔

وہ چپ ہو گئی تھی مگر جب کبھی انوش' خضر کی باتیں اس کے لائے تحفے اور کبھی کبھی اپنی اور خضر کی سنسر کی ہوئی گفتگو اس سے شیئر کرتی تو اسے خالی پن کا احساس ستانے لگتا۔ گو کہ رشتہ طے ہو گیا تھا مگر اب تک انس نے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔ فیملی بھی کچھ لیے دیے رہتی تھی۔ کوئی فون نہیں' کوئی آنا جانا نہیں۔ بلکہ اکثر تو انوش لاوارث رشتہ کہہ کر مذاق اڑاتی تھی۔ دھڑکا اسے بھی لگتا تھا مگر وہ سب نصیب پہ چھوڑ کر مطمئن ہو گئی تھی۔ انوش کے مایوں کا دن آگیا تھا۔

رحمت صاحب نے چاہا تھا کہ سمرن کی شادی بھی اسی تاریخ کو ہو جائے مگر انس کی فیملی چند ماہ بعد کا ارادہ رکھتی تھی۔ رحمت صاحب نے چاہا تھا انوش کی شادی چند ماہ بعد ہو جائے مگر اس پہ انوش نے وہ ہنگامہ کیا کہ الامان الحفیظ۔

"نہ کیا گارنٹی ہے کہ میں شادی ڈِلے کروں تو تمہاری انس سے ہی شادی ہو گی۔ اگر جو عین شادی کے دن انس مر گیا.... تب میرا انتظار کرنا تو بے کار گیا ناں۔"

مرن نے بے حد دکھ سے اس کی باتیں سنی تھیں۔ قدر احساس و جذبات سے بے نیاز ہو کر وہ کہہ تھی۔

"تمہاری شادی فکس ڈیٹ پہ ہی ہوگی، فکر نہ کرو۔ جلدی شادی کے لیے مر نہیں رہی۔" سمرن نے جتاتی نگاہ اس پہ ڈالی تھی۔ اور اس کے زور دینے پہ لت نے دونوں کی شادی ساتھ کرنے کا خیال دل لکال دیا۔ یوں انوش اپنی سسرال سدھار گئی۔ اور ن کو بھی سکون نصیب ہوا کہ ہر وقت کے طعنے منوں سے تو نجات ملی تھی۔

آئے دن انوش، خضر کے ساتھ کبھی دن تو کبھی ات کو منہ اٹھا کر آجاتی اور وہ ان کی خدمت کرتی۔ ن کے لیے دعوتی کھانے پکاتی۔ بڑی ہو کر محروم ہونے کے باوجود اس کی خوشیوں سے نہ جلتی۔ انوش شادی کے بعد مزید بد تمیز خود سر ہوگئی تھی۔

وہ چھوٹی سے چھوٹی بات، تحفے کو بھی بڑا کر کے ماتی تھی۔ وہ دن بھی آگیا جب سمرن کو رخصت ہونا ا۔ صحیح معنوں میں شاہدہ کو دن میں تارے نظر آ گئے۔

چند ماہ پہلے انوش رخصت ہوئی تو انہیں کچھ فرق ہیں پڑا۔ مگر سمرن کے بعد تو جیسے پورا گھر ان پہ آرہا تھا۔ پہلے وہ سر درد کا کہہ کر دوپٹا لپیٹے پڑی رہتی تھیں۔ ور وہ سارے کام کر کے ان کے پاس آکر ان کا سر بھی با جاتی تھی۔ اب تو سر درد کے ساتھ ہی سارے کام خود کرنے ہوتے تھے۔

☼ ☼ ☼

انوش کو منگنی اور شادی کی بے حد جلدی تھی جس کے لیے اس نے چند ماہ انتظار کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا۔ وہ سوچ رہی تھی، خضر ویسا ہی ہے جیسا وہ نظر آتا ہے لیکن بہت جلد اس پہ کھلنے لگا کہ محبوب اور شوہر میں کیا فرق ہے۔

خضر شوہر بن کر روایتی رنگ میں رنگ گیا تھا۔ وہی خضر جو پہلے اس کی باتیں اس کے غصے میں کہی بات ہنس کر سنتا تھا۔ اب اس کی ذرا سی اونچی آواز برداشت نہیں کرتا تھا۔ وہ جس محبت بھری باتوں، تحفوں کی نمائش کرتی تھی۔ اب خضر کو تحفہ دینا بھی پیسے کا زیاں لگتا تھا۔ وہ گلہ کرتی تو جواب میں اس کے منہ سے انوش کے لیے صرف گالیاں نکلتی تھیں۔ اس کی ماں، بہنیں، باپ اسے جلدی شادی کرنے پہ باتیں سناتے تھے اور وہ اپنی ساری فرسٹریشن انوش پہ انڈیل دیتا تھا۔

"تم بہت خود غرض ہو انوش بیگم، کیا تھا جو تم چند سال انتظار کرلیتیں۔۔۔ تب تمہاری بہن کی بھی شادی ہو جاتی اور میں بھی اپنی بہنوں سے فارغ ہو جاتا۔ کتنا سمجھایا تھا تمہیں مگر تمہیں تو بلاوجہ کی جلدی تھی۔ بری کی ساری چیزیں تمہاری پسند کی خرید کر کنگال ہو گیا ہوں۔ کہاں سے لاؤں بہن کی شادی کے لیے پیسے، نئی نوکری بھی چھوٹ گئی ہے۔ دوبارہ سے اسی چند ہزار والی نوکری پہ آگیا ہوں۔

تمہاری باتوں میں آکر میں نے اپنی ماں بہنوں کے دل دکھائے۔ انہیں برا بھلا کہا آج احساس ہو رہا ہے کہ بیوی پانے کے چکر میں، میں نے کیا کیا کھو دیا۔" خضر تنفر سے کہہ رہا تھا۔ محبت لٹاتی نظروں میں حقارت لیے کھڑا تھا۔ انوش کے قدم ڈگمگا گئے تھے۔

اسے تو لگا تھا۔ وہ شادی کر کے جیت گئی ہے۔ محبوب شوہر پا کر شانت ہو گئی ہے مگر کل جب سمرن اور انس کو اس نے خوش باش محبت بھرے انداز میں دیکھا تو اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔

"محبت اور بیوی سے!" خضر نے چند ماہ پہلے تمسخر اڑایا تھا۔

"جب تک محبوبہ تھیں تب تک اٹریکشن تھی، اب تو بے زاری ہوتی ہے تم سے۔"

انوش کو اس کی جلد بازی کا صلہ مل گیا تھا۔ اس نے سسرال میں عزت نہیں بنائی تھی۔ اس نے سب کچھ جلدی جلدی پانا چاہا تھا۔ اور نام نہاد محبت بھری شادی کے آفٹر شاکس اب اسے ساری زندگی برداشت کرنے تھے۔

☼